جلد ۳ | ۱۳ ہجرت ۱۳۲۸ ھش | ۱۳ مئی ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۰۹

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۲ ہجرت۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ حضور کے پاؤں میں نقرس کا دورہ ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ، ضعف اور کھانسی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرماویں۔

— حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحب کی طبیعت بدستور ہے۔ دانتوں میں درد کی وجہ سے پریشانی۔ نبض میں تیزی اور کمزوری ہے۔ احباب دردِ دل سے حضرت نواب صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے بالالتزام دعائیں فرمائیں۔

پاکستان نے عالمگیر امن اور اقوام عالم کی خوشحالی کیلئے کام شروع کر دیا ہے

قاہرہ سے روانہ ہوتے ہوئے وزیراعظم پاکستان کی تقریر

قاہرہ ۱۲ مئی۔ پاکستان کے وزیراعظم آنریبل ڈاکٹر لیاقت علی خاں آج قاہرہ میں تین دن قیام کرنے کے بعد بغداد کے لئے روانہ ہو گئے۔ جہاں سے آپ ایران سے ہوتے ہوئے اور پاکستان و مشرق وسطیٰ کے ممالک اسلامی میں تعلقات محبت استوار کرتے ہوئے پاکستان واپس تشریف لائیں گے۔ آج قاہرہ سے بغداد کو روانہ ہونے سے قبل ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ پاکستان نے عالمگیر امن اور اقوام عالم کی خوشحالی کا کام شروع کر دیا ہے۔

پاکستان نے ایک ایسا معاشرہ بنانے کا عظیم کام شروع کر دیا ہے۔ جس کی بنیاد معاشرتی انصاف مساوات اور اسلامی اخوت کے اصولوں پر ہو گی۔ آپ نے کہا۔ صرف مادی ترقی ایک کھوکھلا کارنامہ ہے۔ واقعات شاہد ہیں۔ کہ انسان صرف روٹی ہی پر زندہ نہیں رہتا۔ پاکستان کے عوام کو یقین ہے۔ کہ وہ بہت جلد ثابت کر دیں گے۔ کہ روحانی ترقی بھی بے حد ضروری ہے۔ نیا معاشرہ اندرونی دباؤ اور خلفشار سے آزاد ہو گا۔

آپ نے کہا۔ پاکستان میں ہر پاکستانی کو کھانا کپڑا رہنے کے لئے جگہ اور اقتصادی امداد بہم پہنچانے کے لئے عملی تدبیروں پر کام شروع ہو گیا ہے۔

آپ نے کہا۔ مصر میں رہ کر میں نے اپنے آپ کو اجنبی محسوس نہیں کیا۔ بلکہ مجھے ہمیشہ یہ احساس رہا ہے۔ جیسے میں اپنے ہی وطن میں ہوں۔ آپ نے کہا میری دعا ہے۔ کہ میرا خدا مصر کو ترقی۔ فلاح اور استحکام سے نوازے۔ وزیراعظم نے اپنے قیام کے دوران میں عرب لیگ کے جنرل سیکرٹری عزام پاشا مفتی اعظم امین الحسینی۔ وزیراعظم عبدالہادی پاشا کے علاوہ دیگر مصری اکابر اور حبشہ کے وزیر مختار سے بھی ملاقات کی۔

کراچی ۱۲ مئی۔ آج ڈاکٹر برکت علی قریشی کو شام میں پاکستان کا وزیر مختار مقرر کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر برکت علی آجکل پنجاب یونیورسٹی میں مشرقی زبانوں کے پروفیسر ہیں۔

کلکتہ کی امپیریل لائبریری سے پاکستان کو حصہ نہیں ملیگا

کراچی ۱۲ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ کلکتہ کی امپیریل لائبریری کی دس لاکھ کتب میں سے پاکستان کو کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ دونوں حکومتوں میں یہ سمجھوتہ ہوا تھا۔ کہ پاکستان کو صرف وہی کتب دی جائیں گی۔ جن کی دو دو کاپیاں موجود ہوں۔ لیکن حکومت ہند کلکتہ لائبریری پر اس فیصلے کا اعلان کرنے پر راضی نہیں ہوئی تھی۔ اس بنا پر کہ اس فیصلے کا اطلاق ان لائبریریوں پر ہوتا ہے۔ جو برطانوی ہند کی مرکزی حکومت اور اسکے محکموں کی تحویل میں تھیں۔ یاد رہے۔ کہ حکومت پاکستان کی طرف سے ایک افسر مسٹر محمد منیر نامی اس امر کے لئے خاص طور پر نئی دہلی بھیجے گئے تھے۔ کہ وہ لائبریریوں کی فہرستوں کا مطالعہ کر کے پاکستان کے حصے کا اندازہ کریں۔

سب سے زیادہ قابل ذکر امر یہ ہے۔ کہ لنڈن کے انڈیا آفس کی لائبریری تاحال برطانیہ کی تحویل میں ہے۔ اس میں سے ہندوستان پاکستان اور برطانیہ تینوں برابر کا حصہ مانگ رہے ہیں۔ اور ابھی تک اس کی تقسیم کا کوئی اصول مقرر نہیں ہو سکا۔

آئین ساز اسمبلی میں نمائندگی

پشاور ۱۲ مئی۔ چار قبائلی لیڈروں خان میر بادشاہ خان محمد امیر خاں۔ ملک ... خان خاں اور ملک گلاب خاں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ پاکستان دستور ساز اسمبلی میں قبائلی علاقوں کو بھی نمائندگی دی جائے۔ انہی چار قبائلی لیڈروں نے یہ بھی تجویز پیش کی ہے۔ کہ قبائلی علاقوں کا انتظام بھی بلوچستان ہی کی طرح کا کر دیا جائے۔ اور حکومت سے تعاون کے لئے مشاورتی کونسل قائم کی جائے۔

ٹرام سروس پانچ گھنٹے بند

کراچی ۱۲ مئی۔ آج ٹرام سروس کے کنڈکٹروں اور ڈرائیوروں کے ہڑتال کر دینے کی وجہ سے پانچ گھنٹے تک بند رہی۔ حکومت کی مداخلت سے ملازمین نے [illegible] سے پھر کام کرنا شروع [illegible]

برما کی امداد کے لئے مشترکہ ادارہ

لنڈن ۱۲ مئی۔ آج برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون نے دار العوام کو بتایا۔ کہ تھاکن نو وزیراعظم برما کی حکومت کی امداد کے لئے برطانیہ۔ ہندوستان۔ پاکستان اور لنکا کا مشترکہ ادارہ قائم ہو گیا ہے۔ یہ ادارہ نہ صرف قیام امن میں مدد دیگا۔ بلکہ مالی اور فوجی مدد کے علاوہ ہتھیاروں کی بہم رسانی اور دوسری تمام قسم کی امداد کو بھی پیش نظر رکھا جائے گا۔

ہندوستان میں اقلیتوں کی مخصوص نشستیں اڑا دی گئیں

چار لاکھ سکھ بھی اچھوتوں میں شامل کر دیئے گئے

نئی دہلی ۱۲ مئی۔ ہندوستان دستور ساز اسمبلی کے فیصلے کے مطابق آئندہ شیڈولڈ کاسٹس کے علاوہ دیگر تمام اقلیتوں کی مخصوص نشستوں کو اڑا دیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ اقلیتوں کی مشاورتی کمیٹی نے کیا۔ جس کی صدارت مسٹر پٹیل نے کی۔ اس کمیٹی نے جہاں سکھوں کو کچھ مراعات دی ہیں۔ وہاں رامداسیئے مذہبی۔ سکل گر اور کبیر پنتھی سکھوں کو شیڈولڈ کاسٹس ہی میں شامل کر دیا گیا ہے۔ کمیٹی نے اپنے فیصلے میں سکھوں کے اس مطالبے کو من وعن تسلیم کر لیا ہے۔ کہ چار لاکھ پسماندہ سکھوں کو وہی حقوق دیئے جائیں۔ جو ہندو ہریجنوں کو حاصل ہیں۔

اس نئے فیصلے سے بعض اقلیتوں کے سیاسی حقوق کے تحفظ کا جو مسودہ قانون تجویز ہوا تھا۔ وہ یکسر بدل گیا ہے۔ اس مسودے میں مرکزی اور صوبائی مجلس آئین ساز میں مسلمانوں پسماندہ اقوام۔ بمبئی اور مدراس کے ہندوستانی عیسائیوں اور بعض علاقوں میں اینگلو انڈینوں کے لئے خاص نشستوں کے مقرر کرنے کی تجویز تھی۔ مشرقی پنجاب کے تنازعات کا حل سوچنے کے لئے جو گذشتہ دسمبر میں ایک سب کمیٹی بنائی گئی تھی۔ اس نے سفارش کی ہے۔ کہ دستور ساز اسمبلی کے مقاصد کے پیش نظر سکھوں کے لئے خاص مراعات کا مطالبہ ناقابل قبول ہے۔ نیز معلوم ہوا ہے۔ اقلیتوں کی مخصوص نشستیں اڑا دینے کا فیصلہ گذشتہ دسمبر میں ہی کر لیا گیا تھا۔ لیکن مولانا آزاد مسلمانوں کے لئے مخصوص نشستوں کے معاملہ پر اڑے ہوئے ہیں۔ چنانچہ اس وقت فیصلے کا اعلان ملتوی کر دیا گیا۔ لیکن کمیٹی کے اس آخری اجلاس میں مسلمان اور سکھ لیڈروں نے کوئی مخالفت نہ کی۔ حالانکہ اجلاس میں بیگم اعزاز رسول۔ سردار بلدیو سنگھ مولانا آزاد اور گیانی کرتار سنگھ بھی موجود تھے۔ (سٹیٹسمین)

علم الدین کسٹم کنٹرولر بھی بری

کراچی ۱۲ مئی۔ سندھ چیف کورٹ کے سپیشل جج مسٹر جسٹس حسن علی آغا نے محکمہ کسٹم کے سابق کلکٹر مسٹر علم الدین کو رشوت کے الزام میں بری کر دیا ہے۔ اور فیصلہ دیا ہے۔ کہ کنٹری سیٹ کی غلط قیمت لگانے کے جرم میں آپ بالکل بے قصور ہیں۔ واضح رہے۔ کہ اس سے پہلے اپیلانٹ عدالت نے جو چیف جسٹس مسٹر طیب جی اور مسٹر جسٹس کانسٹنٹائن پر مشتمل تھی۔ آپ کو سگریٹوں کی ناجائز درآمد کرنے اور کھجوروں کو ناجائز طور پر محصول سے مستثنیٰ قرار دینے کے الزاموں سے بری کر دیا تھا۔ ان تینوں جرائم میں پہلے مسٹر علم الدین کو سپیشل جج کی عدالت نے چار سال قید محض اور پانچ ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی تھی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں میں اصحاب ذیل کو ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۵۰ء تک کے لئے عہدہ دار منظور کیا جاتا ہے۔ جماعتوں کو یہ امر ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ نظارت علیا کی طرف سے صرف پریذیڈنٹوں سیکرٹریوں اور امین۔ محاسب اور آڈیٹر کی منظوری دی جاتی ہے۔ ان کے علاوہ باقی عہدہ داروں کی منظوری ان کو براہ راست متعلقہ دفاتر سے حاصل کرنی چاہیئے۔ مثلاً محصلین کی بیت المال سے امام الصلوٰۃ کی تعلیم وتربیت سے۔ قاضی کی ناظم صاحب قضا سے۔
سیکرٹریوں کے نائب جماعت خود مقرر کرسکتی ہے۔ مرکز سے منظوری حاصل کرنے کی ضرورت نہیں صرف اطلاع دے دینا کافی ہے۔

(ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

پراونشل صوبہ سرحد

سیکرٹری جائداد۔ خان محمد خواص خان صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری پی ڈبلیو ڈی صوبہ سرحد

کوئٹہ

سیکرٹری تعلیم وتربیت۔ صوبیدار میجر ملک عبدالرحمٰن صاحب جیولاجیکل سروے آف پاکستان کوئٹہ

مانسر کیمپ ضلع کیمل پور

پریذیڈنٹ۔ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب نصرت مین آمنں

جنرل سیکرٹری۔ دوست محمد خان صاحب اٹ پونچھ

سیکرٹری مال۔ منشی عبدالحمید خان صاحب

〃 تعلیم وتربیت۔ مولوی عبدالرحیم صاحب

ومیاں جلال الدین صاحب

ربوہ ضلع جھنگ

سیکرٹری مال۔ قریشی محمد افضل صاحب

〃 دعوۃ وتبلیغ۔ حکیم عبیداللہ صاحب

〃 تعلیم وتربیت۔ محمد اسمٰعیل صاحب معتبر

〃 وصایا۔ راجہ محمد نواز خان صاحب

〃 تحریک جدید۔ صوفی خدا بخش صاحب

〃 ضیافت۔ چوہدری ظہور احمد صاحب

چک ۵۵ G.B.

پریذیڈنٹ۔ چوہدری فضل الدین صاحب

سیکرٹری مال۔ نور ماہی صاحب

گکھڑ ضلع گوجرانوالہ

پریذیڈنٹ۔ چوہدری امانت علی صاحب

سیکرٹری تعلیم وتربیت و امور عامہ } چوہدری سلطان علی صاحب

〃 مال۔ ماسٹر نور حسین صاحب

محاسب۔ نذیر احمد صاحب

سیکرٹری تبلیغ۔ چوہدری محمد حسین صاحب

امین۔ پٹواری عبدالحق صاحب

آڈیٹر۔ مولوی محمد صدیق صاحب

جڑھ بلوچیاں

پریذیڈنٹ۔ چوہدری عبدالحمید صاحب معرفت چک ۵ ڈاکخانہ خاص تحصیل وضلع شیخوپورہ

سیکرٹری مال۔ چوہدری محمد ابراہیم صاحب

〃 تبلیغ۔ ڈاکٹر غلام حسین صاحب

〃 تعلیم وتربیت۔ چوہدری جلال الدین صاحب

چک ۲۷۵ R.B. ضلع لائل پور

پریذیڈنٹ وامین۔ چوہدری غلام حسین صاحب

سیکرٹری مال ومحاسب۔ محمد طفیل صاحب

〃 تبلیغ وامور عامہ۔ محمد عبداللہ صاحب

〃 تعلیم وتربیت۔ میر الدین صاحب

وائس پریذیڈنٹ۔ محمد اسمٰعیل صاحب

پٹھان چک ڈاکخانہ ڈاہال والی ضلع گوجرانوالہ

پریذیڈنٹ۔ اللہ بخش صاحب

سیکرٹری مال۔ عبدالغنی صاحب

چک ۵۵ ج ب رتی وتہ ضلع لائل پور

پریذیڈنٹ۔ چوہدری علی احمد صاحب

سیکرٹری مال۔ نواب الدین صاحب

کنڈیارہ ضلع نوابشاہ سندھ

سیکرٹری مال۔ پیر بشیر احمد صاحب انچارج دفتر سندھ کنٹ کنڈیارہ ضلع (نوابشاہ سندھ)

گوٹھ نور آباد ضلع نوابشاہ (سندھ)

پریذیڈنٹ۔ ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب

سیکرٹری۔ سید عبدالمجید صاحب

کنری سندھ

سیکرٹری مال۔ اقبال احمد صاحب ایاز

〃 تبلیغ۔ مولوی شوکت حسین صاحب شاہد

〃 تعلیم وتربیت۔ چوہدری فیض احمد صاحب بھٹی

عدن

پریذیڈنٹ۔ ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب بشیر

سیکرٹری۔ ڈاکٹر محمد احمد صاحب

فنانشل 〃۔ محمد خان صاحب

سیکرٹری تبلیغ و تعلیم وتربیت } مولوی غلام احمد صاحب مبلغ عدن

گوہد پور ضلع سیالکوٹ

سیکرٹری مال۔ چوہدری غلام حسین صاحب

سانگھڑ سندھ

پریذیڈنٹ۔ بشیر حسین صاحب قریشی بی۔ سی۔ جی اے خادم کورٹ۔ نواب ڈاکخانہ سانگھڑ (سندھ)

ہر مستطیع احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

بقیہ صفحہ ۳

ضابطہ فوجداری و دیوانی تو شائد پاکستان میں رائج کرلیں مگر حکومت الٰہیہ قائم نہیں کرسکتے۔ کیونکہ حکومت الٰہیہ صرف وہی قائم کرسکتا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق واسطہ ہو جسکو وہ براہ راست اس کام کے لئے کھڑا کرے۔ دوسرے لفظوں میں جب تک خلافت علی منہاج نبوت قائم نہ ہو۔ جو بھی بظاہر اسلامی حکومت بنے گی۔ حکومت الٰہیہ قطعاً نہیں کہلاسکتی۔ اور خلافت علی منہاج نبوت صرف اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا امام ہی قائم کرسکتا ہے۔ جس کی خبر قرآن کریم میں بھی دی گئی ہے۔ اور آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں میں بھی تمام قوموں اور تمام ملکوں کے انبیاء علیہم السلام نے دی ہے۔ جیسا کہ مودودی صاحب نے بھی اپنے رسالہ تجدید احیائے دین میں فرمایا ہے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ قرارداد مقاصد کا خیر مقدم نہ کریں۔ ہم یہ بھی نہیں کہتے۔ کہ پاکستان میں قرآن کریم کے ضوابط دیوانی و فوجداری رائج نہیں ہوسکیں گے۔ اور اس لئے ان کے رائج کرنے کے لئے جدوجہد نہ کی جائے۔ کی جائے اور ضرور کی جائے۔ ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ اس جدوجہد میں کامیابی نہیں ہوگی۔ کامیابی ضرور ہوگی۔ مگر صرف یہی کہ جس طرح امریکہ یا کسی اور ملک کا دستور حکومت پاکستان میں اپنا لیا جائے اس طرح قائم شدہ اسلامی حکومت اتنی ہی مسلمان ہوگی۔ جس قدر پوئینڈ سے لے کر انڈونیشیا اور مراکو سے لے کر جاپان تک علاقہ کے رہنے والے مسلمان مسلمان کہلاتے ہیں۔ جس طرح بیگم صاحبہ لیاقت علی۔ جس طرح آپ۔ ہاں محترمہ آپ اور باقی پردہ کی دلدادہ تمام مسلمان خواتین صرف یہی نہیں بلکہ جس طرح مودودی صاحب اور آپ کے دوست جو قرارداد پاس کرتے ہیں۔ سب کے سب مسلمان کہلاتے ہیں۔ بعینہٖ اسی طرح قرارداد پاس ہوجانے کے بعد بھی پاکستان کی اسلامی حکومت بھی مسلمان ہے۔ یہ پہلے بھی اتنی ہی مسلمان تھی۔ اور یہ اس وقت بھی اسی طرح کی مسلمان ہوگی۔ جس وقت۔ بس یہ قرآن کریم اور سنت نبوی اور فقہ ائمہ کے مطابق قانون رائج ہوجائے گا۔ اس اسلامی ملک میں بھی اسلامی قانون کے مطابق فیصلوں کی اسی طرح بڑی بڑی جلدیں الماریوں کی زینت بنیں گی۔ جس طرح آج کل مغربی ممالک کی ہائی کورٹوں کے فیصلوں کی جلدیں الماریوں کی زینت بنی ہوئی ہیں۔ کیونکہ شرعی لحاظ سے تو یہ اللہ تعالیٰ کی حکومت ہی کہلائے گی۔ مگر دراصل یہ انسانی دماغ کی پیداوار "حیل" پر مبنی ہوگی۔

محترمہ۔ یہ حکومت الٰہیہ نہیں کیونکہ جس طرح قرارداد مقاصد پاس کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسی طرح شریعت اسلامی کا مطالبہ کرنے والوں کو بھی نہیں۔ اس لئے خواہ پتلون کی جگہ وہ سروں کے ہاتھ میں اقتدار آجائے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ سوائے اس کے کہ ملک میں اسی قسم کی قانونی کا میر عروج ہو جائے جو پہلے ہی اسلامی اصولوں کے انحطاط کا باعث ہوچکی ہے۔ اور جس نے اسلام کی آئندہ ترقی تک روک رکھی ہے۔

محترمہ جب دنیا سے اللہ تعالیٰ کی حکومت اٹھ جاتی ہے۔ تو اس کے دوبارہ احیا کا ایک ہی طریق ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خود اسکو قائم کرتا ہے۔ اسی لحاظ سے تمام انبیاء علیہم السلام کو بشیر ونذیر کہا جاتا ہے۔ اور یہی نبوت کی بنیادی خصوصیت ہے۔ اور خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ کے بعد بھی یہ سنت الٰہیہ قائم ہے۔ جس طرح پہلے تھی۔ شریعت لانا نبوت کا لازمی جزو نہیں۔ اگر ہوتا تو بیسیوں نبی جن کو قرآن کریم نے نبی کہا ہے نبی نہ کہلاتے۔ قرآن کریم میں بشیر ونذیر نبوت کے اجزا کی تصریح موجود ہے اور حدیث نبوی میں تو صاف ہے کہ

لم یبق من النبوۃ الا المبشرات

اس لئے محترمہ۔ پاکستان میں قرارداد مقاصد پاس ہوجانے یا اسلامی شریعت نافذ ہوجانے سے ایسے مسلمان پیدا ہونے کی توقع نہ رکھیں۔ جو اسلامی اخلاق میں بھی بلند پایہ ہوں۔ محض ملکی قانون کی حیثیت سے شریعت اسلامیہ میں بھی ایسا انسان بنانے کی قوت نہیں ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی صحیح مسلمان ہو۔ ایسے انسان صرف انہی کی راہ نمائی میں بن سکتے ہیں۔ جو پہلے لوگوں کے دلوں میں حکومت الٰہیہ قائم کرتے ہیں۔ اور وہ صرف انبیاء علیہم السلام ہی ہوتے ہیں۔

مکرم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کا ایڈریس

مکرم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب جو ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شریک ہونے کے بعد لاہور آئے ہوئے تھے واپس پشاور تشریف لے گئے ہیں۔ آپ کا ایڈریس مندرجہ ذیل ہے۔
خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب مین بازار محلہ رام پورہ پشاور شہر

پتہ مطلوب ہے

مرزا محمد شریف بیگ صاحب } مرزا محمد اکبر بیگ صاحب } پسران مرزا دین محمد صاحب سکنہ لنگروال۔ ہر دو احباب اپنے موجودہ پتہ سے مطلع فرمائیں۔ یا کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو تو مطلع فرمائیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

درخواست دعا۔ مکرم سردار محمد صاحب کاتب الفضل چند دنوں سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

روزنامہ ــــ "الفضل" ــــ لاہور

۱۳ مئی ۱۹۴۹ء

احیائے اسلام

گذشتہ دنوں محترمہ نے معاصر "تسنیم" میں ایک مکتوب شائع کرایا ہے۔ جس میں آپ فرماتی ہیں۔

"یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں کہ تمام مسلمانوں نے پاکستان کا مطالبہ صرف اسلئے کیا تھا کہ انہیں ایک ایسا خطہ مل جائے جس میں رہ کر وہ اپنی زندگی اسلامی قانون کے مطابق گذاریں۔ اللہ کا شکر ہے کہ وہ خطہ ہمیں نصیب ہوگیا۔ اور ہماری دستور ساز اسمبلی نے قرارداد مقاصد منظور کرکے اس بات کا اعلان بھی کر دیا۔ کہ یہاں کے آئین و قانون کی بنیاد قرآن و سنت پر رکھی جائے گی۔

اس کے بعد توقع تو یہ تھی کہ عوام اور لیڈر اپنی زندگیاں فوراً اسلامی سانچے میں ڈھالنا شروع کر دیں گے۔ اور فرنگی تہذیب کے ملعون طریقوں کو چھوڑ کر اسلامی تہذیب اختیار کرنے لگیں گے۔ لیکن واقعات اس توقع کے صریحاً خلاف نظر آ رہے ہیں۔ میں اس وقت صرف زندگی کے ایک پہلو کی طرف توجہ دلانا چاہتی ہوں۔ جس کا تعلق خاص طور پر صنف نازک سے ہے۔ اور وہ پردہ کے متعلق ہے۔

چند ماہ سے بیگم لیاقت علی خان صاحبہ نے پردہ کے خلاف ایک بہت بڑی مہم جاری کر رکھی ہے۔ ان کی کوشش یہ ہے کہ عورتیں پردہ سے باہر نکل آئیں۔ اور اسلام کی ان حدود کو توڑ ڈالیں۔ جو اللہ اور اسکے رسول نے مقرر فرمائی ہیں۔ بیگم لیاقت علی خان کی اس بے پردگی کی مہم کی وجہ سے شریف عورتوں میں ایک ہیجان اور اضطراب پیدا ہو رہا ہے۔ اور عورتیں حیران ہو رہی ہیں کہ الٰہی یہ کیا ماجرا ہے۔ جناب لیاقت علی خان صاحب تو اعلان فرما رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی زندگیاں لازماً اسلامی قانون کے مطابق مرتب و منظم کی جائینگی۔ لیکن ان کی بیگم صاحبہ اس سے بالکل الٹ اقدام کر رہی ہیں۔ میں بیگم لیاقت علی خان کو واضح کر دینا چاہتی ہوں۔ کہ پاکستان کی شریف عورتیں ہرگز اس بے حیائی اور بے غیرتی کو برداشت نہیں کرینگی۔ کیونکہ کوئی مسلمان مرد یا مسلمان عورت خدا اور اسکے رسول کے بتلائے ہوئے طریقوں کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا"۔

(تسنیم ۱۳ مئی)

ہم مسئلہ پردہ کے متعلق اس وقت کچھ نہیں کہتا۔ اس کے متعلق اخباروں میں بڑی بحث ہو چکی ہے۔ اور یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ قرآن کریم اور سنت رسول اللہ کے رو سے پردہ کی اہمیت اسلام میں بہت ہے۔ اس وقت ہم جو کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ وہ محترمہ کی توقعات کے متعلق ہے۔ محترمہ کے خیال میں گویا قرارداد مقاصد کا منظور ہو جانا ایک اس قسم کا سحر ہے جیسے جادوگر کی لکڑی میں ہوتا ہے۔ کہ جب وہ مٹھی بند کر کے اس پر اپنی لکڑی پھیرتا ہے۔ اور پھر مٹھی کھولتا ہے تو اس میں روپیہ موجود ہوتا ہے۔ اور لوگ دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ اگر پردہ کوئی اسلامی شعار ہے جس کا اختیار کرنا ہر مسلمان خاتون کا فرض ہے۔ اور بیگم صاحبہ لیاقت علی مسلمان خاتون ہیں تو قرارداد مقاصد سے پہلے بھی کیا ان کا فرض نہیں تھا کہ وہ خود بھی پردہ کی پابندی کرتیں۔ اور پردہ کے خلاف یہاں تو یہاں یورپ میں جا جا کر پروپیگنڈا نہ کرتیں کیا قرارداد مقاصد کے پاس ہو جانے سے پہلے قرآن کریم میں پردہ کا حکم نہیں تھا۔ یا کیا پہلے سنت رسول اللہ پردہ کے خلاف تھی۔ اور اب قرارداد مقاصد کے پاس ہو جانے کے بعد یہ حکم قرآن کریم میں داخل ہوا ہے۔ یا سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شامل کر دیا گیا ہے۔ خدا تعالےٰ کا حکم قرآن کریم میں اور سنت رسول اللہ میں قرارداد مقاصد کے پہلے بھی ویسا ہی موجود تھا جیسا کہ اب ہے۔ ان دونوں میں تو کوئی ترمیم نہیں ہوئی۔ تو پھر ہم نہیں سمجھ سکے کہ بیگم لیاقت علی خان کو قرارداد مقاصد کا طعنہ محترمہ نے کیوں دیا ہے۔ اگر وہ قرارداد مقاصد کا ذکر نہ بھی کرتیں۔ اور صرف خدا تعالےٰ کا حکم اور اسکے رسول پاک صلعم کا نمونہ پیش کرتیں۔ تو آپ کے استدلال میں کیا کمزوری رہ جاتی؟

حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب کے سیاسی نظریۂ اسلام کے زیر اثر محترمہ صاحبہ یہ سمجھتی ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی حکومت بزور بازو ہی قائم ہو سکتی ہے اس لئے ان کو توقع تھی کہ قرارداد مقاصد پاس کر دینے کے بعد کسی کے پاس اب اسلامی شریعت سے انحراف کرنے کا کوئی عذر باقی نہیں رہے گا۔ اور سب لوگ خود بخود اپنی زندگیاں اسلامی اصولوں پر ڈھال لیں گے۔

محترمہ نے کبھی اس بات پر غور کرنے کی خانہ زحمت نہیں فرمائی۔ کہ حکومتوں کے دباؤ سے نہ کبھی لوگوں کی زندگیاں اسلامی اصولوں میں ڈھالی گئی ہیں۔ اور نہ آئندہ کبھی ڈھالی جا سکتی ہیں۔ اگر مودودی صاحب کے استدلال سے محترمہ آزاد ہو کر قرآن کریم کی روشنی میں انبیاء علیہم السلام کے طریق کار پر خود غور فرمائیں۔ تو آپ کو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ "اسلام" بذریعہ حکومت کبھی بھی قائم نہیں ہوا۔ یہ اللہ تعالےٰ کی حکومت ہے جو پہلے ایک فرد پھر افراد کے دل پر قائم ہوتی ہے۔ اور بعد میں اجتماعی صورت اختیار کرتی ہے۔ یہ ازلی و ابدی خدائی حکومت ہے۔ فانی انسانوں کی حکومت نہیں۔ کہ جسکو ایٹم بموں اور ہائیڈروجن بموں کی دھمکیوں سے قائم کرنا اور رکھنا پڑتا ہے۔

آپ کو یہ تو بتایا گیا ہے کہ حکومتیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک لادینی حکومت اور ایک حکومت الٰہیہ۔ آپ کو یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود حکومت الٰہیہ قائم کرنا ہے۔ مگر اس سے آگے کچھ نہیں بتایا گیا۔ مثلاً آپ کو یہ نہیں بتایا گیا کہ لادینی حکومت اور حکومت الٰہیہ میں بنیادی فرق کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ آپ کے مجتہد مودودی صاحب اسکو قابل نظر انداز ہی سمجھتے ہیں۔ کیونکہ خود ان کو ان واردات کا ذاتی تجربہ نہیں ہے۔ جو لادینی حکومت اور حکومت الٰہیہ کے بنیادی امتیاز کو متعین کرتی ہیں۔ اور یہ واردات وہ ہیں۔ جو نہیں پیدا ہو سکتیں۔ بغیر تعلق باللہ کے۔

اگر آپ غور فرمائینگی تو دیکھیں گی۔ کہ اس وقت جو بیماری نخل انسانیت کی جڑ کو گھن کی طرح کھا رہی ہے وہ تعلق باللہ کا انکار ہے۔ کیا آپ نہیں دیکھتیں کہ آج اگر کوئی تعلق باللہ کا ادعا لے کر کھڑا ہوتا ہے۔ تو اس پر وہی اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ جو قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام پر ان کی توہین کرتی چلی آئی ہیں۔ اسکے الہامات۔ اس کی پیشگوئیاں۔ اس کے معجزات پر اسی طرح ٹھٹھا اڑایا جاتا ہے۔ جس طرح پہلوں پر اڑایا گیا ہے۔ اس زمانے کے عقلمند اس پر بھی اسی طرح کہانت۔ یہودیت اور مجوسیت کا الزام لگاتے ہیں۔ جس طرح پہلے اللہ تعالےٰ سے تعلق رکھنے والوں پر لگائے گئے ہیں۔ ان پر جنہوں نے زمین پر اللہ تعالےٰ کی بادشاہت قائم کرنے کی کوششوں میں اپنی زندگیاں صرف کر دیں۔

ایک معمولی سا سوال ہے جس کا جواب ہر عقلمند انسان سے غور و فکر کا طالب ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ کیا کبھی کسی نے کبھی دیکھا یا سنا ہے کہ کسی کو کسی بادشاہ سے تو کوئی تعلق واسطہ نہ ہو۔ نہ اس سے کبھی ہمکلامی کی ہو نہ اسکو جانتا ہو نہ پہچانتا ہو۔ الغرض کسی قسم کی اس سے جان پہچان نہ ہو۔ یونہی اس کا ضابطہ دیوانی اور ضابطہ فوجداری پڑھ کر اسکی حکومت قائم کرنے کے لئے کوئی کھڑا ہو جائے۔ سوال اس کی حکومت قائم کرنے کا ہے۔ اس کا قانون رائج کرنے کا نہیں ہے۔ قانون تو ایک ملک والے دوسرے ملک سے نقل کر ہی لیا کرتے ہیں۔ ابھی پاکستان اسمبلی نے جو دستور سازی کے لئے کمیٹی بنائی تھی۔ اسکی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بیسیوں ملکوں کے دستور جمع کئے گئے۔ اور ان کا بغور مطالعہ کیا گیا۔ فرض کیجئے ہم یہاں پاکستان میں امریکہ کا دستور اپنا لیتے ہیں۔ تو اس سے یہاں ٹرومین کی حکومت قائم نہیں ہو جائیگی۔ اور نہ روس کا دستور اپنانے سے سٹالین کی۔ دستور خواہ کسی ملک کا اپنایا جائے حکومت پاکستانیوں کی ہوگی۔ لیکن اسکے برخلاف اگر ہم چاہیں کہ یہاں کسی بادشاہ کی حکومت ہو۔ تو پھر اس کی حکومت قائم کرنا پڑیگی تمام سرکاری کاغذات اس کے نام سے بنائے جائیں گے۔ اور سب سے بڑھ کر اس کی وفاداری کا حلف اٹھانا پڑے گا۔ کیا یہ ممکن ہے کسی کو ایسے بادشاہ سے جان پہچان تو کوئی نہ ہو۔ اور وہ یونہی محض اسکے اچھے قانون کو دیکھ کر اس کی حکومت قائم کرنے کے لئے کھڑا ہو جائے۔

پھر بتایا جائے کہ تعلق باللہ کے بغیر اللہ تعالےٰ کی حکومت قائم کرنے کا کوئی کس طرح دعوےٰ کر سکتا ہے۔ اور اس میں کس طرح کامیاب ہو سکتا ہے۔ جس طرح کسی بادشاہ کی حکومت قائم کرنے والے پر یہ سوال ہو سکتا ہے کہ تم کو بادشاہ سے کیا تعلق ہے اسی طرح اللہ تعالےٰ کی حکومت قائم کرنے والے سے یہ سوال کیوں نہیں ہو سکتا۔ یہاں کہا جا سکتا ہے کہ قرآن میں جو اللہ تعالےٰ نے فرما دیا ہے۔ کہ ان الحکم الا للہ یہ کافی ہے۔ اس نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ایک دفعہ حکم دے دیا۔ ہم سب کو مان لینا چاہیئے۔ اس شبہ کا تدارک دو باتوں سے ہو سکتا ہے۔ ایک تو یہ کہ اگر کوئی بادشاہ اپنے ضابطہ میں ایسا ہی لکھ دے تو کیا آپ اس کے داعی سے یہ سوال نہیں کرینگے کہ تمہارا اس سے کیا واسطہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر ایسا ہو سکتا۔ تو خلافت راشدہ کے بعد آج تک صرف قرآن کریم کی روشنی میں کوئی حکومت الٰہیہ بنی ہوتی۔ کیا اس کی ایک بھی مثال دی جا سکتی ہے۔ یہاں حضرت عمر بن عبدالعزیز اور سید احمد بریلوی رح کی مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ ہمارا اور تمام مسلمانوں کا اعتقاد ہے۔ کہ دونوں بزرگوں کا اللہ تعالےٰ سے تعلق تھا۔ اور اسکے برخلاف کوئی شہادت موجود نہیں ہے۔

اس سے غرض یہ ہے کہ قرارداد مقاصد کے پاس ہو جانے کے بعد آپ قرآن کریم کے

(باقی دیکھیں صفحہ ۴ کالم ۲)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

قلبِ یورپ (سوئٹزرلینڈ) میں تبلیغ اسلام

(رپورٹ ماہ اپریل)

از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی اے۔ انچارج احمدیہ مشن سوئٹزرلینڈ)

بظاہر یہ ممالک بہت ترقی یافتہ ہیں اور ہر حادثہ کا سبب اور ہر حقیقت کی تہ دریافت کرنے میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ روحانی امور میں یہ مطلقاً کچھ بھی نہیں جانتے۔ بڑے ہی سیدھے اور بھولے اور سادہ لوح ہیں۔ اس کو چہ سے انہیں قطعاً آشنائی نہیں تبھی تو ہر قسم کی اناپ شناپ پر ایمان لائے بیٹھے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ان کو کسی صداقت کا قائل کرانا آسان امر ہے۔ ان کی ظاہری ترقی نے ان کے اندر ایک بیجا خودی خود پسندی اور کبر کے مادہ کو پروان دی ہے۔ ان سے زیادہ کون کسی علم و ہنر میں ماہر ہو سکتا ہے ان کے معلومات میں کون اضافہ کر سکتا ہے۔ انہیں کون صداقت کی راہ دکھلا سکتا ہے۔ مشرق والوں کے پاس صداقت کہاں۔ انہیں نہ علم نہ واقفیت ان کی کیا مجال کہ ترقی یافتہ یورپ کو کچھ سکھانے کا دعویٰ کریں۔ بس یہ لوگ اسی نشہ میں مخمور ہیں یہ جہالت کی اسی نیند میں سو رہے ہیں۔ ان کے اس خود پسندی کے نشہ کو دور کرنے اور انہیں جہل کی نیند سے بیدار کرنے کے لئے جو حقیر کوشش ہو رہی ہے ان کا ایک پہلو ملاحظہ فرمائیے۔

اٹھارھویں تبلیغی میٹنگ

ان ممالک میں پبلک تبلیغی میٹنگوں کے ذریعہ پیغام حق پہنچانے کا تجربہ پہلے یہاں سوئٹزرلینڈ میں ابتداءً سال ۱۹۴۸ء میں کیا گیا۔ یہ طریق خدا کے فضل سے بہت مقبول ہوا۔ چنانچہ اب تک یہاں ایسے سترہ اجلاس منعقد کئے گئے ہیں۔

مورخہ ۵ اپریل کو اٹھارواں اجلاس ہوا جس میں پہلے خاکسار نے اسلام کے مستقبل پر تقریر کی اور بتایا کہ اب حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد دنیا کی لہر بدل چکی ہے اور ہر دن اسلام کی فتح کو قریب تر لا رہا ہے۔ ایک وقت تھا جب دنیا اسلام کو حقیر سمجھتی اور اپنے پاؤں تلے کچلنے کو سہل امر خیال کرتی تھی۔ لیکن اب خدائی شیر بیدار ہو رہا ہے اور اس کے جاگنے کی پہلی علامات ہی مخالفین کے لئے تشویش کا پیغام لا رہی ہیں۔ تقریر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ اور یہ سلسلہ سوا گھنٹہ تک جاری رہا۔ اسلام کی اشاعت بذریعہ تلوار کا اعتراض پیش ہوا۔ ایک صاحب نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے جنگیں کیں اور اسلام پھیلایا۔ انہیں بتایا گیا کہ کس طرح حضرت عمرؓ خود تلوار ہاتھ میں لے کر اسلام کے مقدس نبی کو قتل کرنے کا عزم کئے گھر سے نکلے اور راستہ میں خود ہی اسلام کی شمشیر صداقت کا شکار ہو گئے۔ بس اسی تلوار نے دوسروں کو بھی اسلام کا گھائل کیا نہ کہ فولادی ہتھیار نے۔ حاضرین پر حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کے واقعہ نے خاص اثر کیا۔ ایک صاحب نے ضمنی طور پر کہا کہ جب حضرت مسیحؑ سے حواریوں نے پوچھا کہ ان کے پاس کتنی تلواریں ہیں تو انہوں نے کہا صرف دو۔ تو اس پر حضرت مسیحؑ نے فرمایا کہ بس یہی کافی ہیں۔ خاکسار نے اس پر لوقا کا حوالہ پیش کر کے بتایا کہ حضرت مسیح نے تو سب کو تلوار خریدنے کی تلقین کی حتیٰ کہ قمیص بیچ کر بھی۔

اقتصادیات نیز امیر و غریب کے فرق پر ایک سوال کے جواب میں اسلام کے اقتصادی نظام کا ڈھانچہ پیش کیا۔ عرب ممالک میں اسلام اور احمدیت کی تفریق پر بتایا کہ ہمارے مشن وہاں بھی کام کر رہے ہیں۔ احکام اکل و شرب زیر بحث آئے۔

محترمہ ناصرہ زیرمان کی تقریر

اس موقعہ پر ہماری ڈچ احمدی بہن جنہوں نے قرآن کریم کا ترجمہ ڈچ زبان میں کیا تھا موجود تھیں چنانچہ اخبار میں اعلان کے مطابق ان کی تقریر تھی۔ محترمہ زیرمان نے بتایا کہ آپ نے اسلام کو کیوں قبول کیا اور فرمایا کہ ان کے دل میں ہمیشہ یہ خلش تھی کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیحؑ کو کیوں صلیبی موت پر مرنے دے کر مخالفین کو آپ کو نعوذ باللہ لعنتی قرار دینے کا موقعہ دیا۔ اس موقعہ پر وفات مسیح کے مسئلہ کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں مسیح علیہ السلام پر جس شدت سے ایمان رکھتی ہوں شاید بہت سے عیسائی بھی اتنا ایمان نہ رکھتے ہوں گے بالخصوص جبکہ میں نے آپ کی پیشگوئی کے مطابق حضرت محمد مصطفیٰؐ کو خدا کا سچا نبی تسلیم کیا ہے اور عیسائیوں نے آپؐ کا انکار کر کے خود حضرت عیسیٰؑ کا انکار کیا ہے۔ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو فطرت انسانی کے مطابق ہے جو ہم میں خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق کی جستجو پیدا کرتا ہے اور پھر خدا تعالیٰ تک پہنچاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام پر قبر مسیح کے اعلان پر مشتمل ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔

انیسویں تبلیغی میٹنگ

اس ماہ ایک اور تبلیغی اجلاس مورخہ ۲۶ اپریل کی شب کو منعقد ہوا۔ سب سے پہلے خاکسار نے قرآن کریم کی تعلیم کا اجمالی نقشہ پیش کیا اور بتایا کہ قرآن کریم کس طرح ہر شعبہ زندگی میں ہماری راہنمائی کرتا ہے۔ مذہب کی ابتداء۔ نبوت کی تعریف۔ ملائکہ کی حقیقت بیان کرنے کے علاوہ عملی زندگی میں قرآنی تعلیم کو پیش کیا۔ تقریر کے آخر میں حاضرین کو حسب معمول سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ اور سوال و جواب کا یہ سلسلہ ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس دوران میں جنگی قیدیوں سے سلوک کے متعلق نیز غلامی پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ شیعہ اور سنی کے اختلاف کا ذکر آیا۔ اسلامی ڈیمو کریسی پر ایک سوال کا جواب دیا اور بتایا کہ ڈیمو کریسی نہ صرف اسلام میں ممکن ہے بلکہ قرآن کریم پہلی کتاب ہے جس نے اس کو پیش کیا۔ پیدائش انسانی کی غرض بیان کی۔ ملائکہ کے وجود اور ان کے فرائض کے متعلق ایک سوال کا تفصیلی جواب دیا۔ اسی طرح شیطان کی حقیقت کو واضح کیا۔ عورت کے درجہ کے متعلق اسلامی اور انجیلی تعلیم کا موازنہ کیا۔ تعدد ازدواج کی ضرورت۔ شرائط اور حکمت بیان کی۔ ایک خاتون نے جنہوں نے حال ہی میں قرآن کریم کے جرمن ترجمہ کا مطالعہ ختم کیا ہے دریافت کیا کہ جنت کا وعدہ صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں اس پر انہیں سورہ احزاب کی آیت ۳۶ کی طرف توجہ دلائی۔ سوال و جواب کا یہ سلسلہ خدا کے فضل سے بہت دلچسپ اور موثر ثابت ہوا۔ اور بعض لوگوں نے اقرار کیا کہ واقعی قرآنی تعلیم جس رنگ میں انسانی زندگی پر حاوی ہے انجیل اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

آخر میں اعلان کیا گیا کہ آئندہ تبلیغی میٹنگ مورخہ ۲۵ مئی کو منعقد ہو گی۔ انشاء اللہ العزیز۔ احباب سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تبلیغی ملاقاتیں

ایک روز ایک دہریہ خاتون ملاقات کے لئے آئیں۔ انہیں ہستی باری تعالیٰ کے لئے دلائل دئیے۔ اور خدا تعالیٰ سے بذریعہ دعا صحیح راستہ دریافت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز قرآن کریم کا جرمن نسخہ بھی ان کی خواہش پر مطالعہ کے لئے دیا۔

ایک روز دو نوجوان طالبعلم اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے آئے۔ ایک نوجوان کا جو قرآن کریم کا عربی زبان میں مطالعہ کر رہے ہیں انہیں دو مواقع پر ملاقات کی دعوت دی۔ اور دونوں مواقع پر اسلام کی تعلیم اور قرآن کریم کی بعض آیات پر گفتگو ہوئی۔ وہ اسلامی تعلیم سے متاثر ہو رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں صداقت کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ایک روز ایک افغانی صاحب جو کابل کے رہنے والے ہیں اپنے ایک دوست کے ہمراہ ملاقات کے لئے آئے اور قریباً ہونے دو گھنٹے دونوں کے ساتھ گفتگو ہوئی۔ امن عالم کو قائم کرنے کے ذرائع۔ اسلامی عبادات اور ان کی فلاسفی اور حیات بعد الموت وغیرہ امور زیر بحث آئے۔

ہیمبرگ ریڈیو پر تقریر

ذیل میں خاکسار کی اس تقریر کا ترجمہ دیا جاتا ہے جو آج ہیمبرگ ریڈیو نے نشر کی۔ اس تقریر کا ریکارڈ خاکسار کے قیام جرمنی کے دوران میں کر لیا گیا تھا۔

"مجھ سے یہ خواہش کی گئی ہے کہ میں ایک ہندوستانی ہونے کی حیثیت سے یوروپین ممالک کے متعلق اپنا نظریہ پیش کروں۔ اس سوال کی عمومی حیثیت کے پیش نظر جواب قدرے مشکل ہے مشرقی ممالک میں رہنے والے کا نظریہ دو رنگ کا ہو سکتا ہے اوّل یورپ میں آنے سے قبل اس کے مغرب کے متعلق خیالات۔ دوسرے مغربی ممالک میں آ کر خود حالات کا مشاہدہ کرنے کے بعد اس کا نظریہ۔ پہلے حصہ کے متعلق میں اختصار کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بوجہ اس امر کے کہ ماضی قریب تک ہم مغرب کے محکوم رہے ہیں۔ یوروپین سیاسیات میں گہری دلچسپی لینا ہمارا معمول رہا ہے۔ یورپ پر انحصار رکھنے کا یہ نتیجہ ہوا کہ ہمارے خیالات اور ہمارا علم ایک حد تک یورپ سے متاثر ہے۔ یورپ کو ہم ولایت یعنی حکمرانوں کا بیت اعظم تصور کرنے لگے۔ لازمی طور پر ہم میں ایک احساس کمتری تھا۔ ہم یوروپین افراد کو محض چہرے کی رنگت سے شناخت کرتے اور انہیں انگریز۔ جرمن۔ فرانسیسی میں کوئی فرق نہ رکھتے تھے بلکہ ہر ایک سے یکساں عزت سے پیش آتے۔

یورپ میں بنی ہوئی اشیاء۔ . . . .

ہم اپنی ملکی اشیاء پر ترجیح دیتے تھے اور بجا طور پر کیونکہ مغربی ممالک کی صنعت ہماری صنعت سے بہت بڑھ کر تھی۔ اگرچہ ہمارا اپنا ملک خام اشیاء کا ذخیرہ رکھتا تھا اور رکھتا ہے۔ تاہم ہمارے لئے بوجہ یورپ پر بہت زیادہ مدار رکھنے کے اپنی صنعت کو فروغ دینا ممکن نہ ہوا۔

ان تمام امور کے باعث ہم یورپ کو علم و ترقی میں ایک مثالی گروہ سمجھنے لگے۔ یہ وہ خیالات ہیں جو ان ممالک میں آنے سے قبل ہمارے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ مجھے یہ کہنا ہے کہ ان ممالک میں آ کر اور مختلف مغربی اقوام کو قریب سے مطالعہ کرنے کے بعد بھی مذکورہ بالا نظریہ کی کلی تردید نہیں کی جا سکتی۔ تاہم مجھے اپنے تصور کے یورپ اور حقیقی یورپ میں بہت فرق نظر آتا ہے۔

آج یورپ خستہ حال میں ہے۔ میں آپ سے دیانتداری کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ اس براعظم کی موجودہ صورت حالات کو دیکھ کر میرے دل میں عزت و رعب کے وہ جذبات پیدا نہیں ہوتے جو جذبات ساڑھے تین سال قبل ہندوستان میں میرے اندر تھے۔ میرے دل کی یہ کیفیت اس امر کے باوجود ہے کہ میں ان ممالک میں خود اپنے ملک کے خلاف بعض متعصبانہ جذبات لے کر آیا تھا ترقی یافتہ یورپ کو بوجہ نئی معلومات۔ ایجادات۔ سائنس کی تحقیق اور مادہ کے عالم میں کمال حاصل کرنے کے ابھی تک مشرق پر ایک ایسا تفوق حاصل ہے۔ جس پر بظاہر مشرق ابھی نہیں پہنچ سکتا۔

مشرق خواہ سیاسی طور پر مغرب سے آزاد ہو یا اس کا محکوم ہو۔ اقتصادی لحاظ سے بلاشبہ مغرب پر انحصار رکھتا ہے۔ مگر مجھے یورپ کی ایک جہت ہی میں ترقی خطرناک نظر آتی ہے۔ یورپ علم و دنیوی عشرت ہی پر اپنی توجہ مرکوز کئے ہوئے ہے۔ اپنے جسم کی طرف توجہ دینے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اپنی روح سے کلیۃً غافل ہو جائیں۔ اپنے جسم کے متعلق فکر کرنا ضروری ہے لیکن اس سے بھی زیادہ ضروری روح کا فکر ہے اور اگر ہم اپنی روح کا خیال ترک کر دیں تو ہمارا ہر قدم گمراہی کی حالت میں مشکل انجام کار جسم کے لئے بھی نقصان دہ بن جاتا ہے۔

خاص جرمنی کے متعلق میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہندوستان میں ہم جرمن قوم کی محنت کی داد دیتے تھے۔ جرمن قوم ایک زبردست قوم تھی اور بہر حال اب بھی ہے۔ بغیر اس کے کہ کسی ایک قوم کو زیر الزام لایا جائے عمومی رنگ میں میں یہ کہتا ہوں کہ جرمنی میں جو تباہی اور ہولناک بربادی نظر آ رہی ہے وہ یورپین اقوام کی معروف محنت و قابلیت کی مناقض ہے اس صورت حالات کی اس قوت استعماری سے مطابقت دکھلانا مشکل ہے جس کی بدولت یورپ کو صنعتی ترقی حاصل ہوئی۔ میں اپنے نفس سے یہ سوال کرتا ہوں کہ یورپ کی صنعت و سائنس کس کام کی اگر اس کے نتیجہ میں پائدار امن حاصل نہیں ہوا؟ اس میں سائنس کا قصور نہیں ہم اسے ملزم نہیں کر سکتے۔ بنیادی طور پر کہیں کوئی نقص ہے۔ یورپ نے مادی ترقی کو ایک خوشحال سوسائٹی کی بنیاد سمجھا۔ آج یورپ مادیت میں اس قدر مستغرق ہو چکا ہے کہ روح کی طرف توجہ کرنے کا وقت ہی نہیں ملتا۔

یہ حد درجہ افسوسناک امر ہے جتنا لمبا عرصہ مادیت کی حکومت رہے گی اتنا ہی زیادہ مشکل امن کا قیام ہوگا۔ یہ امر بالکل صاف ہے کہ انسان ان مشینوں کا غلام بن کر رہ گیا ہے جو اس کے کام کو سہل بنانے کے لئے ایجاد کی گئی تھیں۔ شاید اس کی وجہ یہ بیان کی جائے کہ انسانی ترقی کا ہر مرحلہ نصب العین کو اور بلند کر دیتا اور انسان کی حرص کو بڑھا دیتا ہے۔ یہ قول مشینوں کی مخالفت میں نہیں کہا گیا مجھے ان کی ضرورت کا اعتراف ہے۔ مقصد صرف اس حقیقت کو ابھارنا ہے کہ نظریۂ زندگی میں ایک بنیادی نقص ہے۔

یورپ میں مشینیں انسان کی نہیں بلکہ انسان مشینوں کا خادم ہے۔

روحانی دائرہ میں میں یورپ کو بہت مفلس پاتا ہوں۔ اس موقعہ پر مجھے خدا کے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک قول یاد آ گیا ہے جو آپ نے کئی صدیاں پیشتر فرمایا۔ کہ ایک شخص نمودار ہوگا۔ جو بہت جھوٹ بولے گا اور ایک آنکھ سے کانا ہوگا۔

کیا اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے یورپین مادیت کے ظہور کو قبل از وقت بھانپ لیا تھا وہ مادیت جو اب خشکی و تری دونوں عالم میں بڑھ کر رہی ہے۔ کیونکہ اس کی ایک آنکھ کانی ہے اور روح کی طرف نظر نہیں کرتی۔ مغرب کے خلاف یہ کوئی توہین آمیز کلمہ نہیں ہیں۔ جیسا کہا جاتا ہے کہ یورپ کی ایک آنکھ تو تیز اور صاف دیکھتی ہے لیکن دوسری ظلمت سے نور کو شناخت نہیں کر سکتی۔ کیا یہ تعجب انگیز نہیں کہ مغربی اقوام نے پہاڑوں کی بلندیاں اور سمندروں کی گہرائیاں تو سر کر لیں۔ مگر نہ سمجھے تو اپنے نفس کو۔ وہ ہر حادثہ کا سبب تلاش کرتے ہیں اور واقعات کو سائنس کی تحقیقات کی روشنی میں دیکھنا پسند کرتے ہیں۔ تحقیق کے اس جنون کو برقرار نہ دیا جاتا۔ اگر زندگی کے دوسرے پہلو کی جستجو بھی اسی جوش و خروش سے ہوتی۔ یہ لوگ اگر سمندروں کی گہرائیوں سے موتی نکال لاتے ہیں تو ان کے لئے خدا کی تلاش کیوں ممکن نہیں؟

یہ لوگ اگر قوانین قدرت کے مطالعہ میں اپنی زندگیاں صرف کر دیتے ہیں تو ان کے لئے صداقت کے بنیادوں کی تلاش کیوں ممکن نہیں؟ میرے دل میں اکثر یہ سوال پیدا ہوا ہے کہ وہ لوگ جو یورپ میں ابھی تک کسی مذہب کو مانتے ہیں کیا وہ واقعی ان امور کی حقیقت کو پہچانتے ہیں جن پر ان کا ایمان ہے؟ کیا ان کا ایمان ان کی زندگیوں میں عملی انقلاب پیدا کرتا ہے؟

یہ ایک حقیقت ہے کہ ہمارے مسائل کا حل اس چیز میں ہے جس کی طرف ہماری توجہ نہیں یا جسے ہم تا حال نہیں سمجھے۔ مغرب و مشرق میں ایک خلا پایا جاتا ہے۔ نہ میں مغرب کو کامل کہتا ہوں اور نہ مشرق کو۔ میری رائے میں دونوں کو اس چیز کی ضرورت ہے جس کا ان کے ہاں فقدان ہے۔ مشرق اور مغرب ایک دوسرے سے تعاون کر سکتے ہیں اور انہیں کرنا چاہیے۔ بغیر اس باہمی تعاون کے دنیا کی مشکلات کا حل ہونا ممکن نہیں۔

انسان کو اب نئے سرے سے کوشش کرنی چاہیے اور ایک نئی بنیاد رکھنی چاہیے۔ اگر اتحاد عالم کی کوئی بنیاد مل گئی تو سب اقوام کی یہ خوش قسمتی ہوگی۔ ہاں یہ بنا محض اسی صورت میں قابل اعتماد ہو سکتی ہے جب یہ انسانی دماغ کا اختراع نہ ہو بلکہ آسمانی الہام پر مبنی ہو۔ سائنس کی تحقیقات اگرچہ فی نفسہٖ مفید اور اہم ہیں۔ لیکن فطرتی قویٰ کا غلط استعمال انسان کو مشکلات میں پھنسا دیتا ہے۔ ہم محض اسی صورت میں باشعور انسان کہلا سکتے ہیں . . . . . .

- - - - - - - - - - -

اگر ہم قدرت کے خزانوں کا غلط استعمال نہ کریں۔ ہم ہوائی جہاز اور رسل و رسائل کے دوسرے ذرائع ایجاد تو کرتے ہیں لیکن مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ہم اپنے ہمسایوں کو فنا کر دیں۔ اس صورت میں انسانیت کا لقب ہمیں زیب نہیں دے سکتا بلکہ ہم پر تو جنگلی جانور بھی ہنستے ہوں گے۔

انسانی توجہ زیادہ ہونے سے ہماری ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کہ اپنے آپ کو انسان ثابت کریں۔ صنعت سائنس اور تمدن سبھی مفید ہیں اگر ہم اپنی خواہشات کو صحیح راستوں پر چلائیں۔ یہ چیز ہے جس کی مغربی ممالک کو بالخصوص ضرورت ہے۔ میں دہراتا ہوں کہ ہم پاکستانی مادیات کے عالم میں یورپ کو قطعاً حقیر نہیں جانتے۔

ہمارے لئے مایوس ہونے کی بھی کوئی وجہ نہیں۔ ایک مومن ہمت نہیں ہار سکتا۔ وہ اس یقین کی چٹان پر قائم ہے کہ خدا ہماری مدد کرے گا۔ خدا صرف ہندوستانیوں یا مصریوں ہی کا خدا نہیں وہ یورپ کا بھی خدا ہے۔ ہم خواہ اسے چھوڑ دیں لیکن وہ ہمیں ترک نہیں کرتا۔ وہ صرف ہم سے یہ چاہتا ہے کہ ہم اس کے فرمانبردار رہیں۔ جونہی کہ انسانیت خدا کی طرف جھکے گی اس کی سب مشکلات خود بخود رفع ہو جائیں گی۔

شاید یورپ اس میدان میں بھی ایک مثال قائم کر سکتا ہے اگر یورپ سچے خدا کی تلاش اسی جوش محنت اور توجہ سے شروع کر دے۔ جس محنت اور جوش اور توجہ سے وہ دوسرے امور کی جستجو کرتا ہے وہ دیگر سب اقوام کے لئے بھی رہبر بن جائے گا۔

ایک روز ایک صاحب HERR HARTMANN کی دعوت پر ان کے ہاں گیا۔ ان کی بیوی نیز دو اور افراد بھی موجود تھے اسلام کے متعلق دلچسپ گفتگو کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ایک کے بعد دیگرے اسلام کے عالمگیر ہونے کے ثبوت ان کے سامنے پیش کئے اور بتایا کہ جو تعریف مذہب کی یورپ لوگوں کے ذہن میں ہے وہ باطل و ناقص ہے۔ اسلام تو ایک ہدایت نامہ ہے جو ہمیں قدم قدم پر سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ اسلام کے معاشرتی نظام پر گفتگو ہوئی۔ عورت کے درجہ پر گفتگو ہوئی۔ اقتصادیات کا مسئلہ زیر بحث آیا۔ ایک صاحب بڑے وثوق سے کہتے رہے کہ یہ ناممکن ہے کہ اسلام اس ملک میں پھیل جائے۔ اس پر انہیں تفصیل سے بتایا گیا کہ جب اسلام کے متعلق پہلی پیشگوئیاں پوری ہو چکی ہیں۔ تو شوکت اسلام کی پیشگوئیاں بھی پوری ہو کر رہیں گی۔ قرآن کریم کی بے نظیر حفاظت کو پیش کیا۔ غرضیکہ یہ دلچسپ سلسلہ کلام ڈیڑھ تین گھنٹے تک جاری رہا۔ بعد میں ان میں سے ایک صاحب کو اقتصادی نظام کے متعلق کتاب مطالعہ کے لئے بھجوائی گئی۔

متفرق!

ایک روز ترکی کے سابق شاہی خاندان کے ایک فرد پرنس عثمان حامی سے ملاقات ہوئی۔ انہیں اسلام کا درد ہے اور انہوں نے کام میں مدد کرنے کی خواہش کی۔ ان سے بعد میں بھی ملاقات کی امید ہے۔ دو افراد کو جن کے خطوط انگلستان سے آئے تھے جواب دئیے گئے۔ ایک شخص کو ایک گذشتہ تقریر کا ایک حصہ حسب خواہش بھجوایا گیا۔ ایک اور صاحب کو خط لکھا گیا۔ آخر میں خاکسار احباب کرام کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ احباب دعا فرمائیں کہ ان ممالک میں خدا تعالیٰ غلبہ اسلام کو پھیلا دے۔ ہماری ادنیٰ اور حقیر کوششیں فرشتوں کی افواج کی مدد کو جذب کرنے کا باعث بنیں۔ خدا تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو اور ہمیں علم اور حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ پیغام حق کی اشاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

قادیان کے درویشوں کی امداد!

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

میں نے الفضل کے ذریعہ مختلف موقعوں پر قادیان کے غریب درویشوں یا ان کے پاکستان میں رہنے والے غریب رشتہ داروں کی امداد کے لئے اپیل کی ہے جس پر کئی دوستوں نے توجہ دے کر ثواب حاصل کیا ہے۔ اب اسی تعلق میں مجھے ذیل کی چار رقمیں پہنچی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان رقموں کے بھجوانے والوں کو جزائے خیر عطا کرے۔ اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(۱) از اہلیہ صاحبہ چوہدری شاہ نواز صاحب ۲۷ کلفٹن روڈ کراچی — ۳۰/- روپے

(۲) اقبال بیگم صاحبہ جو چوہدری بشیر محمد صاحب پسر چوہدری فقیر محمد صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس لاہور کی اہلیہ ہیں — ۲۰/- روپے

(۳) نذیر احمد صاحب ڈار دار السلام مشرقی افریقہ — ۱۰/- شلنگ

(نوٹ) یہ صاحب پہلے بھی کچھ رقوم بھیج چکے ہیں۔

(۴) اہلیہ صاحبہ چوہدری فضل کریم صاحب ہیڈ ماسٹر بورے والا ضلع ملتان — ۲۰/- روپے

فجزاهم الله خیرا

مرزا بشیر احمد۔ رتن باغ لاہور

تحریک جدید اور بیرونی ممالک کی جماعتیں

تحریک جدید کی پانچہزاری فوج کے مجاہدوں کو یہ فخر اور سعادت حاصل ہے کہ وہ تحریک جدید کے دفتر اوّل کے پندرھویں سال میں جو قربانیاں کر رہے ہیں۔ اور ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر خوشی کے ساتھ اپنی قربانی راہ خدا میں کر رہے ہیں۔ یا دفتر دوم کے سال پنجم میں دے رہے ہیں۔ ان کا تمام روپیہ بیرونی ممالک میں جو مبلغ اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ یا جو ان کی جگہ جانے کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔ ان پر خرچ کیا جا رہا ہے۔ اور جون جولائی میں یہ خرچ یکدم بیرونی ممالک کے مبلغوں کو چھ ماہ کا پیشگی خرچ ارسال کرنے اور تیاری کرنے والے مبلغوں کو کالج وغیرہ میں داخل کرانے اور تحریک جدید کے وہ تمام جو گندم خریدنا چاہیئے یکمشت دینا ہوتا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ ایسے اخراجات کے ادا کرنے کے لئے ۳۱ مئی تک وعدوں کا سو فیصدی پورا ہو جانا ضروری ہے۔ پس ہر شخص جو تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لے رہا ہے۔ اسے ابھی سے یہ کوشش کرنا چاہیئے۔ کہ اس کا وعدہ ۳۱ مئی تک مرکز میں سو فیصدی داخل ہو جائے۔ تا وہ سلسلہ کی ضرورت کے وقت زیادہ فائدہ پہنچانے والا اور سابقون الاولون کا حق حاصل کرنے والا ہو۔

بیرونی ممالک کی ہندوستانی جماعتوں اور ان کے براہ راست وعدہ کرنے والے مخلصین کے لئے وعدوں کی آخری میعاد ۳۰ اپریل تھی جو گذر چکی ہے اور ان جماعتوں اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب کے لئے جو اسی ملک کے باشندوں پر مشتمل ہیں وعدہ کرنے کی آخری میعاد ۳۱ جولائی ہے۔

بیرونی ممالک کی جماعتوں اور افراد کے وعدے تو آتے ہیں۔ بلکہ بیرونی ممالک کے اس ملک پر مشتمل جماعتوں کے وعدے بھی آتے ہیں۔ چونکہ ڈاک کا انتظام تسلی بخش نہیں۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ذیل میں ان جماعتوں کی فہرست دیدی جائے۔ جن کے وعدے آج تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہو کر دفتر وکیل المال تحریک جدید میں موصول نہیں ہوئے۔ تا اگر یہ جماعتیں اپنے وعدے بھیج چکی ہیں۔ تو دوبارہ وعدوں کی نقل کر کے ارسال فرمائیں اگر انہوں نے ابھی تک وعدوں کی فہرستیں نہیں بھیجی ہیں۔ تو اس نوٹ کو پڑھ کر نہ صرف وعدوں کی فہرست ہی ارسال فرمائیں۔ بلکہ وعدوں کے ساتھ اپنے احباب کرام کے وعدوں کی رقم بھی یکبار ارسال فرمائیں۔ اور کوشش فرمائیں کہ یہ وعدے ۳۱ مئی تک آپ کو وصول ہو جائیں۔ اس سے جہاں سلسلہ کو زیادہ فائدہ ہوگا۔ کہ اخراجات جو پندرھویں سال سے یکمشت جون جولائی میں ادا کئے جانے والے ہیں ان میں مدد ملے گی۔ وہاں وعدہ ادا کرنے والے مجاہد بھی اپنا سابقون الاولون کا حق لینے والے ہونگے۔ بیرونی ممالک کی میعاد ۳۰ اپریل کو ختم ہوئی۔ اور ان کی ادائیگی ۳۱ مئی تک ہو جائے۔ تو ایسے احباب سابقون الاولون کا حق اول حاصل کرنے والے ہیں۔ بہرحال بیرونی ممالک کی جن جماعتوں کے وعدے نہیں آئے۔ بعض جماعتوں یا ان کے افراد کو یہ شبہ ہے کہ جب ہم تحریک ستمبر میں شامل ہو چکے۔ تو اب تحریک جدید کا وعدہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ تحریک جدید کا چندہ بھی اسی تحریک ستمبر والی رقم میں شامل ہے اس کے متعلق احباب کو معلوم رہے۔ کہ تحریک جدید کے چندہ کا سالانہ سال وعدہ کرنا ہر مجاہد کے لئے لازمی اور ضروری ہے۔ اسی واسطے وعدوں کی آخری میعاد رکھی جاتی ہے۔ اور جس کا وعدہ ہی دفتر وکیل المال تحریک جدید میں نہ ہو۔ اس سے دفتر مطالبہ ہی نہیں کر سکتا۔ ہاں تحریک ستمبر والوں کو یہ حق ہے۔ کہ تحریک ستمبر کی ماہوار رقم سے تحریک جدید ادا کریں۔ لیکن اس کی ادائیگی کے لئے بھی ضروری ہے۔ تحریک ستمبر میں حصہ لینے والا خود بتائے۔ کہ کس قدر رقم تحریک جدید کے چندہ میں لگائی جائے۔ جب تک اس کی تفصیل نہ ہو گی۔ اور خصوصیت سے تحریک جدید کا چندہ الگ نہ لکھا ہو گا۔ تحریک جدید کو رقم نہ ملے گی۔ اور اس طرح ان کا تحریک جدید کا وعدہ قابل ادا رہے گا۔ اور وکیل المال تحریک جدید کا دفتر ان سے برابر مطالبہ کرے گا۔ لیکن تحریک ستمبر میں شامل ہونے والے احباب بھی وقت کے اندر تحریک جدید کا وعدہ کریں

اور وعدہ کی ادائیگی کرتے وقت خصوصیت سے تحریک جدید کا چندہ درج کرا دیں۔

فہرست حسب ذیل ہے۔

نیروبی:۔ اس جماعت کی وعدوں کی فہرست کوئی نہیں ملی مگر کارکنان فرماتے ہیں۔ کہ ایک مہر ارسال ہو چکی ہے۔ لیکن اس جماعت کے بعض مخلص مجاہد اپنا وعدہ پورا ادا بھی کر چکے ہیں۔ جیسا کہ جناب محمد اکرم خان صاحب غوری کہ تحریک ستمبر میں شامل تھے۔ اور ارادہ تھا کہ ۷۵/- ماہوار کی شرح سے ادا کرتا جاؤں۔ مگر آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے جب وعدہ کے ساتھ ہی چیک بھیج کر ربوہ میں پندرھویں سال کا داخل کر دیا۔ اور اس کا ذکر انہوں نے پڑھا۔ تو سلسلہ کی اس ضرورت کے پیش نظر جس کا ذکر نوٹ میں اوپر ہے۔ انہوں نے اپنے دل سے فیصلہ کیا۔ کہ میں اپنا وعدہ ۵۵/- شلنگ یکمشت ہی ۳۱ مارچ سے قبل ادا کر دوں۔ چنانچہ وہ ادا کر چکے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

ڈاکٹر سید ولایت شاہ صاحب ۶۰۰/- آپ ہر سال اپنے وعدے کے ساتھ ہی ادا فرمایا کرتے ہیں

سید بشیر احمد صاحب نیروبی ۲۷۵/-

جناب محمد عثمان صاحب نیروبی ۱۰۰/-

مکرم سیٹھ عثمان یعقوب صاحب نیروبی جن کا وعدہ پندرھویں سال میں ۵۰۰/- شلنگ کا ہے۔ انہوں نے لکھا کہ اس خاکسار نے اخبار الفضل کا پرچہ پڑھا رہا ہے۔ کہ جو احباب تحریک جدید کا چندہ آخر مارچ ۴۹ء تک ادا کریں گے۔ ان کے نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ اس کے متعلق یہ خاکسار تین سال کے بقایا تیرھویں سال چودھویں سال اور پندرھویں سال کے وعدہ کی رقم ادا کر رہا ہے۔ نہایت مشکور ہوں گا۔ کہ میرا نام بھی اس دعا میں شامل کر دیا جائے۔ کیونکہ یہ خاکسار دو سال تک سفر میں رہا۔ اس لئے ادائیگی تحریک جدید کے چندہ کی وقت پر نہ کر سکا۔ اب بقایا پورا ادا کر رہا ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

اسی طرح کلنڈنی کمپالہ کی جماعت کے سیکرٹری مال گنائی اللہ دتا صاحب نے لکھا کہ میں بارھویں، تیرھویں اور چودھویں سال کا چندہ تحریک جدید بعض وجوہات سے ادا نہیں کر سکا۔ اب میں ۹۲۵/- شلنگ کا ایک ڈرافٹ بھیج رہا ہوں۔ جو تحریک جدید کا چندہ ہے پندرھویں سال کا وعدہ اور جماعت کی فہرست عنقریب ارسال کروں گا میں نے لکھا تھا کہ جماعت کمپالہ سے چودھویں سال کے وعدوں کی فہرست نہیں ملی۔ حالانکہ لکھا بھی گیا۔ اس کے جواب میں گنائی صاحب نے لکھا کہ چودھویں سال کے وعدوں کا فارم تو میں بھیج چکا ہوں لیکن آپ کو ملا نہیں۔ ایک ہفتہ تک چودھویں سال کے وعدوں کی نقل اور وعدوں کی وصولی کی رقم اور پندرھویں سال کے وعدوں کی جماعت کلنڈنی کی فہرست ارسال کروں گا۔ شکریہ۔

جماعت سنگاڈی۔ کمپالہ میں تو مکرم ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب کا اپنا اور اپنے سارے خاندان کا وعدہ ہوتا ہے۔ اور آپ اپنے وعدہ کے ساتھ رقم بھی ارسال فرماتے رہے ہیں۔ ان کا وعدہ معہ خاندان تین ہزار شلنگ کے قریب ہوتا ہے۔

ٹانگا۔ دار السلام۔ ماریشس کی جماعت سے گذشتہ سال کا وعدہ بھی نہیں آیا۔ اندازہ تو ممکن ہے کہ انہوں نے بھی وعدہ ارسال کیا ہو۔ اور دفتر کو نہ ملا ہو۔ یہاں کی جماعت کے سیکرٹری مال اسے حمید زیادہ علی صاحب اور حافظ جمال احمد صاحب مبلغ توجہ فرما کر فہرستیں اور رقم وعدہ ارسال فرماویں۔

کبابیر۔ دمشق۔ حیفہ اور زنجبار برما کی جماعتیں۔ سالٹ کوبر۔ سوگھرہ۔ کٹک۔ بھاگل پور لکھنؤ اور مالا بار کے احباب۔ اور جماعتوں کے وعدوں کی انتظار ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان میں سے بعض جماعتیں اپنے وعدوں کی فہرستیں ارسال کر چکی ہوں۔ لیکن نہ پہنچی ہوں۔ جیسا کہ اوپر کے نوٹ سے ظاہر ہے۔ اس لئے یہ جماعتیں خاص توجہ فرماویں۔

ہاں یہ بھی کوشش فرماویں۔ کہ وہ احباب جو پہلے دس سال یا پانچ سال تک دے چکے ہیں۔ انہیں بھی تحریک کی جائے۔ اور انہیں تحریک جدید کے دفتر اول میں شامل کیا جائے۔ اور پندرھویں سال کے وعدے لئے جاویں۔ اسی طرح نوجوانوں کو جو ابھی برسر روزگار ہو رہے ہیں۔ تحریک جدید کے دفتر دوم میں شامل کیا جائے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

بازیافتہ عورتیں اور بچے

مندرجہ ذیل چھینی ہوئی عورتیں اور بچے ۲۶ اپریل ۱۹۴۹ء کو ختم ہونے والے ہفتہ میں دارالخواتین میں آ گئے ہیں۔ جہاں اُن کے ورثاء کا انتظار کیا جا رہا ہے لہذا اُن کے رشتہ داروں کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ان کو دارالخواتین جیل روڈ لاہور سے آکر لے جائیں۔

نام	عمر	ولدیت	زوجیت	قومیت	سکونت	ضلع
سلیمہ	۴۰ سال	اللہ دین	محمد علی	حجام	بنارس	بنارس
آمنہ خاتون عرف سیمبہ بیگم	۳۰ سال	فاروق	محمد حمید	شیخ	شاہ گنج	دہلی
رضیہ خاتون	ایک ماہ	محمد حمید	〃	〃	〃	〃
لطیف عرف نعیق	۶ سال	〃	×	〃	〃	〃
محمد وحید	۱۰ 〃	〃	×	〃	〃	〃
محمد شفیق	۴ 〃	〃	×	〃	〃	〃
امینہ خاتون	۱۵ 〃	〃	×	〃	〃	〃
ہیرا	۱۵ 〃	حاجی عرف نوجب	جلال الدین	دھوبی	لکھنؤ	لکھنؤ
خاتون عرف سلیمہ	۱۵ 〃	نور احمد	امام بخش	پٹھان	[illegible]	〃
خاتون عرف لطیفا	۱۴ 〃	اللہ بخش		سقہ	آگرہ	〃
عفت	۱۶ 〃	سنگتری	×	شیخ	نواکھلی پالپور	بنگال
عصمت	۱۰ 〃	〃	×	〃	〃	〃
بی بی عائشہ	۲۵ 〃	عاشق	عاشق ملا	بنگالی	بنگالی	بنگال
سعیدہ خاتون	۳۰ 〃	محمد کفایت اللہ	عبدالعزیز	شیخ	کاسگنج	ایٹہ
اختری	۱۸ 〃	میراں	×	راجپوت	راولپنڈی	راولپنڈی
پکھراج بیگم	۱۸ 〃	آفتاب علی	عتیق شاہ	سید	فیروزپور روڈ	لاہور
زینب	۱۱ 〃	سلیماں	×	〃	کہوٹہ	راولپنڈی

نام	عمر	ولدیت	زوجیت	قومیت	سکونت	ضلع
نثار فاطمہ	۲۰ سال	شہزادہ	غفور	سید	پٹنہ	پٹنہ
غفوراں	۱۰ 〃	امام بخش	نذیر	سقہ	جیتپور	[illegible]
زینب	۱۸ 〃	ننھو	نواب	راجپوت	وڈا گھر	لاہور
امیر بیگم عرف بیگم	۱۸ 〃	علی جان	سعادت	آرائیں	علی پور	〃
شیر خوار بچی	۲ ماہ	سعادت	×	〃	〃	〃

پاکستان۔ ہندوستان برطانیہ اور لنکا کی طرف سے برما کو امداد

کراچی ۱۲ مئی:۔ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کے دوران میں جو لنڈن میں منعقد ہوئی تھی۔ برطانیہ۔ ہندوستان۔ پاکستان اور لنکا کے وزرائے اعظم کا اجلاس برما کے وزیر اعظم کی اس درخواست پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا کہ برما میں جلد سے جلد امن و امان قائم کرنے کے لئے امداد دی جائے۔ چاروں ملکوں کے وزرائے اعظم تھاکن نو کی حکومت کو اس مقصد کے لئے ہر امکانی امداد دینے پر متفق ہیں۔ کہ برما میں جلد سے جلد امن و امان قائم کیا جائے۔

جب کبھی آپ کو لاہور آنے کا اتفاق ہو تو اپنی اور اپنے احباب کی کپڑے کی ضروریات پورا کرنے کے لئے خصوصاً شادی اور بیاہ کے موقعوں پر وائل چھینٹیں۔ سوٹوں کا کپڑا۔ سائیٹن جالی اور شرٹنگ کا کپڑا خریدنے کے لئے آپ ہمارے ہاں ضرور تشریف لاویں:۔

(د ک ب) **احمدیہ کلاتھ ہاؤس نیو شوکت مارکیٹ انارکلی لاہور**

قتل آیت سے متعلق صدر احمدیہ کے تمام جہان کو چیلنج معہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے انعامات

انگریزی و اردو میں بکار ڈاک آئے بیرنگ مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

اعلان نکاح

خاکسار کی بھتیجی عزیزہ سکندری بیگم صاحبہ بنت جناب قریشی مختار احمد صاحب مالک مسیح الملک یونانی دواخانہ لکھنؤ کا نکاح مکرمی سیٹھ خیر الدین احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لکھنؤ نے عزیزم میاں افتخار علی صاحب قریشی اسسٹنٹ انجینئر فیض آباد (یو۔پی) کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر پر بروز ۲۲ مارچ ۱۹۴۹ء کو پڑھا دوست دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ثابت ہو۔ آمین دعا گو خاکسار قریشی نثار احمد بی۔ اے ایل ایل۔ بی چوکی چونگی نمبر ۲۲ راولپنڈی۔

اجلاس جناب شیخ عبداللطیف صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

حیات محمد۔ خوشی محمد۔ بشیر محمد پسران علی محمد۔ اسلام الدین ولد محمد الدین۔ غلام حمید وعلی بہادر پسران رحمان قوم آرائیں سکنہ قادر آباد تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

بنام

ہربنس ولد گنیش داس۔ خوشحال سنگھ ولد دھنا سنگھ رستم چند ولد متھرا داس۔ بھگوان داس وکانشی رام پسران ٹھاکر داس۔ سکنہ ... لال ... دینا ناتھ۔ بنارسی لال ولد اقبال پسران ارجن داس قوم اروڑہ سکنہ قادر آباد تحصیل پھالیہ۔

دعویٰ فک الرہن ۔۔۔ کنال واقعہ رقبہ قادر آباد۔ تحصیل پھالیہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں مسئول علیہم چونکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب چلے گئے ہوئے ہیں۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہیں کوئی عذر ہو تو بروز ۔۔۔ ۱۹۴۹ء کو عدالت ہذا میں پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ ۵/۴۹

(دستخط) حاکم عدالت

اقوام متحدہ میں اسرائیل کا داخلہ اور برطانیہ

لنڈن ۱۲ مئی:۔ اقوام متحدہ میں اسرائیل کا داخلہ جسے آج برطانوی ریڈیو نے طے شدہ نتیجہ تسلیم کیا ہے۔ برطانیہ میں سوائے یہودیوں کے اور کسی کے لئے خوشی کا باعث نہیں ہوگا۔

اقوام متحدہ میں برطانوی نمائندے بہت ہوشیاری کے ساتھ فیصلہ سے الگ رہے۔ انہوں نے صرف پناہ گزینوں اور بیت المقدس کے متعلق غیر اطمینان بخش صورت حال کا ذکر کیا۔

اقوام متحدہ کے اندر اور باہر یہودیوں کا اثر بہت عرصہ سے کافی بدنام ہے۔ اور آج بہت سے لوگوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کے ممبر کی حیثیت سے یہودی اقوام متحدہ کے وجود پر اس سے زیادہ اثر نہیں ڈال سکتے جتنا وہ اب تک باہر سے ڈالتے رہے ہیں۔

سونے کی گولیاں:۔ ہر موسم میں یکساں مفید معتدل جنرل ٹانک:۔ قیمت ایک ماہ کورس چودہ روپے

طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۶۰۹ء لاہور

خوشبودار تیل و عطر۔ لیڈیز بیگ منیاری کا سامان اور عورتوں کی ہر مرغوب چیز کیلئے پسندیدہ دوکان

انبالہ جنرل سٹورز شوکت مارکیٹ انارکلی لاہور

حب اٹھرا دیسی

اٹھرا؟ حمل گر جاتا۔ مردہ بچے پیدا ہونا۔ پیدا ہو کر ہی ہوا کے صدمہ سے مر جانا یا ان امراض سے فوت ہو جانا سبز۔ سفید۔ دست۔ قے۔ درد پسلی عشی۔ مونیا۔ جریش۔ سوکھا۔ بخار۔ زہرباد۔ بدن پر پھوڑے پھنسیاں۔ چھالے نکلنا وغیرہ کے لئے چالیس سالہ مجرب مستند حب اٹھرا نہایت زود اثر ہے۔ اسکے استعمال سے بچہ خوبصورت۔ تندرست چاق و چوبند پیدا ہو کر والدین کیلئے راحت کا موجب ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اسکے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ مکمل کورس پولے چودہ روپے۔ علاوہ محصول ڈاک و پیکنگ۔ خرچ:۔

منیجر حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

اطریفل زمانی ۔۔۔

اصرمہ مبارک:۔ قیمت فی تولہ ۱۰/۸ ۲ روپے۔ فہرست مفت منگوائیں:۔ دواخانہ نورالدین جودھا مل بلڈنگ لاہور

مسٹر لیاقت علی کی طرف سے وزیر اعظم مصر کو پاکستان آنے کی دعوت

قاہرہ ۱۲ مئی ۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں نے کل ایک پریس کانفرنس میں اس امر کا انکشاف کیا کہ انہوں نے وزیر اعظم عبدالہادی پاشا کو کراچی آنے کی دعوت دی ہے ۔ دعوت کو منظور کر لیا گیا ہے لیکن کوئی تاریخ طے نہیں ہوئی

ایشیا کی دفاعی حالت کے متعلق جب مسٹر لیاقت علی سے سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا "بلاک بنانے کا تذکرہ بہت کیا جاتا ہے لیکن دوستی کا کوئی ذکر نہیں ہوتا ۔ امن قائم رکھنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپس میں دوستانہ تعلقات پیدا کئے جائیں ۔

انہوں نے کہا "پاکستان میں اشتراکیت کا مسئلہ نہیں ہے ۔ البتہ کچھ تھوڑا سا مشرقی پاکستان میں ہے کیونکہ وہ برما اور چین سے ملا ہوا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کا خاص مقصد ملک کو صنعتی بنا کر اپنی مالیات کو مستحکم بنانا ہے ۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے غیر ملکی سرمایہ کا خیر مقدم کیا جائے گا ۔

انہوں نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا ہمیں توقع ہے کہ اس سے پاکستان اور غیر ملکی سرمایہ لگانے والوں کو فائدہ ہوگا ۔ انڈونیشیا میں جو تجاکرتا کانفرنس کا تذکرہ کرتے ہوئے مسٹر لیاقت علی خاں نے کہا ہر حال میں ہماری ہمدردیاں انڈونیشیا کے عوام کے ساتھ ہیں ۔ وہ دور گیا جب مغربی اقوام مشرق میں ناجائز فائدے اٹھایا کرتی تھیں ۔ اب مغربی اقوام کو یہ جان لینا چاہیے کہ اگر انہوں نے یہ پالیسی برقرار رکھی تو مشرق میں سخت گڑبڑ ہوگی ۔

جب ان سے ان کے طہران اور بغداد جانے کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ان کے دورے کی کوئی خاص سیاسی اہمیت نہیں ہے عراق اور ایران میں پاکستان سے متعلق معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے یہ خیر سگالی کے مشن ہیں

(اسٹار)

انتہائی تعاون کی ضرورت

قاہرہ ۱۲ مئی ۔ جبکہ عرب دارالحکومتوں میں کشیدہ ماحول کو دور کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں ۔ عرب لیگ کے حلقوں کو یقین ہے کہ لیگ کے منشور پر صحیح معنوں میں عمل درآمد ہی سے عربوں کو تقویت حاصل ہو سکتی ہے اور وہ آئیوالے خطرات کا مقابلہ کر سکیں گے ۔

عزام پاشا نے اسٹار کو بتایا کہ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ شام عظمیٰ یا زرخیز ہلال کی اسکیموں پر مجموعی طور پر عرب قوموں کا اتفاق ہے ۔ لیکن جس بات پر اتفاق ہے وہ عرب لیگ کے منشور کے تحت کسی بھی دو عرب قوموں کے درمیان انتہائی تعاون کی ضرورت ہے ۔

(اسٹار)

مارشل پلان کے ماتحت ترکی کو مشینری بھیجی جا رہی ہے

استنبول ۱۲ مئی ۔ مارشل امداد کے سامان سے بھرا ہوا پہلا جہاز یہاں خالی کیا جا رہا ہے ۔ یہ سامان ناروے کا ایک بار بردار جہاز لایا ہے ۔ اس سامان میں زیادہ تر امریکی مشینیں ہیں ۔ اس کے بعد عنقریب جو دوسرا جہاز سامان لے کر آنے والا ہے وہ کینیڈا کے بنے ہوئے ٹریکٹر لائیگا ۔ یہ ٹریکٹر ترکی کے کھیتوں میں استعمال کئے جائیں گے

ترکی میں معاشی اشتراک کے انتظام کے مشن کے رئیس نے امریکی مشینوں کی آمد کے موقعہ پر بڑے بڑے تاجروں کو مخاطب کیا ۔ انہوں نے امدادی پلان میں زراعتی ترقی پر زور دیا ۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پروگرام میں کوئلے کی کانوں کو جدید بنانے ، بڑھانے اور مشینیں مہیا کرنے ، انہیں لوہے کی کانوں کی ترقی بھی شامل ہے

انہوں نے کہا امریکہ سڑکیں تعمیر کرنے کے سامان کو مہیا کرنے کے واسطے بھی مالی امداد دے گا اور اس کے ذریعہ خود ریلوے سسٹم کو مستحکم بنانے اور بجلی گھر تعمیر کرنے کی اسکیمیں بھی ہیں ۔ (اسٹار)

مسروقہ ٹرک پکڑ لیا گیا

لاہور ۱۲ مئی ۔ کل دیال سنگھ مینشن کے سامنے سے ایک ملٹری ٹرک چوری ہو گیا تھا اسے آج جو اتوار کی پولیس نے پکڑ لیا چونکہ چوری کی اطلاع فوراً ہی سول لائنز پولیس نے تمام ملحقہ ضلعوں کو فون کر دئیے تھے کہ وہ سڑکوں کے علاوہ ناکہ بند پولیس کو مسروقہ ٹرک کے متعلق خبردار ہونیکی اطلاع کر دیں ۔

یہ ٹرک جنوبی وزیرستان ملکاؤ ڈکس کا تھا جو دیال سنگھ مینشن کی دوکانوں سے کچھ سامان خریدنے کے لئے آئے تھے ۔ جونہی یہ لوگ دوکان کے اندر گئے دو چار افراد ٹرک میں بیٹھے اور ٹرک لے کر نو دو گیارہ ہو گئے ۔ رپورٹ ابتدائی درج ہوتے ہی سول لائنز پولیس نے ملحقہ ضلعوں کی تمام ناکہ بند پولیس کو خبردار رہنے کی تاکید کر دی تھی ۔ چنانچہ نصف رات کے قریب جب یہ ٹرک جو اتوار ناکہ بند پولیس کی چوکی سے دو چار فرلانگ کے فاصلہ رہ گیا تو ڈرائیور نے روشنی میں پولیس کو دیکھتے ہوئے ٹرک کھڑا کر دیا اور معہ اپنے ساتھیوں کے فرار ہو گیا ۔ چونکہ ٹرک کی بتیاں دیر تک جلتی رہیں ۔ لہذا پولیس کچھ دیر تک ٹرک کی آمد کی منتظر رہی ۔ لیکن ایک عرصے تک انتظار کرنے کے بعد جب وہ ٹرک کے قریب گئے تو اس کا ڈرائیور اور سواریاں غائب تھیں ۔

(سٹاف رپورٹر)

انارکلی میں ایک دوکان نذر آتش ہو گئی

لاہور ۱۲ مئی ۔ آج دوپہر کو سوا بارہ بجے شیخ ضیاء الدین غلام محمد اینڈ برادرز کی ...... دوکان نمبر ۱۳۳ انارکلی میں اچانک آگ لگ گئی دوکان بیمہ شدہ نہ تھی ۔ نقصان کا اندازہ پچاس ہزار کے لگ بھگ ہے ۔ لاہور کارپوریشن کے فائر بریگیڈ جو بروقت پہنچ گئے تھے ڈیڑھ گھنٹے کی کوشش کے بعد پونے دو بجے کے قریب آگ بجھانے میں کامیاب ہو گئے ۔ آگ کی خبر سن کر لوگ ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو گئے ۔ پولیس نے نہایت کوشش کو مجمع کو قابو میں رکھا ۔ (سٹاف رپورٹر)

ہانگ کانگ پر حملہ دولت مشترکہ کے خلاف جنگ کے مترادف ہوگا

ہانگ کانگ ۱۲ مئی ۔ جنوبی چین کا اخبار "مارننگ پوسٹ" رقمطراز ہے کہ ہانگ کانگ کے تک پہنچانے کے متعلق برطانوی حکومت کا فیصلہ متعلقہ افراد کے لئے اس بات کا ثبوت ہے کہ اگر ہانگ کانگ پر براہ راست حملہ کیا گیا تو اس کا مقصد جنگ ہوگا اور اس کا مقابلہ کیا جائے گا ۔

اخبار مذکور لکھتا ہے کہ ہانگ کانگ کی فوجوں پر حملہ کو پوری دولت مشترکہ کے خلاف ایک جنگجویانہ حرکت سے تعبیر کیا جائے گا ۔ اور غالباً فتح میں سرشار چینی کمیونسٹ بھی اس طاقت کی نمائش کے بعد برطانیہ کو چیلنج کرنے سے قبل پس و پیش کریں گے ۔

اسی طرح ہانگ کانگ کے اخبار ٹیلیگراف آبادی کے خلاف منگنی حرکت کی بین الاقوامی پیچیدگیوں پر زور دیتے ہوئے اندرونی تحفظ کی صنعت کی ضرورت پر زور دیتا ہے ۔ (اسٹار)

انڈونیشیا میں ولندیزی ہائی کمشنر

ہیگ ۱۲ مئی ۔ یہاں معلوم ہوا ہے کہ انڈونیشیا میں ولندیزی ہائی کمشنر ڈاکٹر بیل سے اپنے عہدہ سے الگ ہو جانے کے لئے کہا گیا ۔

(اسٹار)

برما اس سال چاول برآمد نہ کر سکے گا

رنگون ۱۲ مئی ۔ برما دنیا کا جو سب سے بڑا چاول پیدا کرنے والا ملک ہے جو بڑی مقدار میں چاول ہندوستان ، لنکا اور ملایا کو سالانہ فروخت کرتا ہے ۔ اس سال برما چاول کی برآمد کے وعدے پورے نہ کر سکے گا ۔

حکومت نے جون کے آخر تک ۲۸ لاکھ ٹن چاول جہازوں پر لادنے کا ٹھیکہ دیا ہے ۔ لیکن مواصلات کا سلسلہ ٹوٹ جانے کی وجہ سے چاول قطعی طور پر بندرگاہوں تک نہیں پہنچ رہا ۔ ہندوستان کو اب تک جو چاول برآمد کیا گیا ہے وہ ۵۰ فیصدی ہے (اسٹار)

فرانسیسی فرانک کا تبادلہ نہ ہوگا

دمشق ۱۲ مئی ۔ شام کی وزارت خارجہ کے ایک ذمہ دار ذریعہ نے بتایا کہ فرانس اور ترکی میں مالی سمجھوتے کے باوجود فرانسیسی فرانک شام سے ترکی منتقل کرنے کی اجازت نہیں ہے ۔ (اسٹار)

لیگی اکابر اور اخبار نویسوں کی گورنر سے ملاقات

لاہور ۱۲ مئی ۔ آج لاہور سٹی مسلم لیگ کے صدر نواب زادہ رشید علی خاں کی قیادت میں لاہور کے لیگی اکابر اور جدید نگاروں کا ایک وفد مغربی پنجاب کے گورنر ہز ایکسیلنسی فرانسس موڈی سے ملا ۔ اس وفد نے گورنر سے مطالبہ کیا کہ وہ جلد از جلد مرکزی لیگ اور مرکزی حکومت سے مشورے کے بعد صوبے میں حکومت کے لئے غیر سرکاری مشیروں کا تقرر کریں ۔ اور ان لوگوں کو کیفر کردار تک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں ۔ جن کے خلاف رشوت بددیانتی اور دیگر دیسی بدعنوانیوں کے الزام ہیں ۔ وفد نے گورنر پر یہ بھی زور دیا کہ حکومت کے شعبوں کے لئے آئندہ جو کمیٹیاں بنائی جائیں ان میں مسلم لیگ اور اخباروں کو پیش پیش رکھا جائے اور وہ لوگ لئے جائیں جن کی دیانت اور چلن زیر بحث نہ ہوں ۔

معلوم ہوا ہے کہ ہز ایکسیلنسی نے مطالبات کو بغور سن لینے کے بعد فرمایا ۔ مجھے ان تمام مطالبات سے اتفاق ہے ۔ وفد میں نواب زادہ کے علاوہ مسٹر شریف حسین سہروردی (مغربی پاکستان) سید ابو سعید بزمی (مدیر اعلیٰ احسان) حاجی امین الدین صحرائی مدیر اعلیٰ (جدید نظام) اور سٹی مسلم لیگ کے نائب صدر مسٹر عبداللہ ذوالفقار بیگ کے اسماء قابل ذکر ہیں ۔ (اسٹاف رپورٹر)

آل پاکستان خواتین ایسوسی ایشن کا اجلاس

لاہور ۱۲ مئی ۔ آج گورنمنٹ ہاؤس میں آل پاکستان خواتین ایسوسی ایشن کا ایک اجلاس مس ہکیٹن کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں دیگر امور کے علاوہ مغربی پنجاب کی صوبائی خواتین ایسوسی ایشن کے قواعد و ضوابط مرتب کئے گئے ۔ نیز آئندہ کیلئے معین پروگرام ترتیب دینے کے سلسلے میں چار سب کمیٹیوں کی تشکیل کا فیصلہ کیا گیا ۔ (اسٹاف رپورٹر)